نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ مع محصول عـہ

نمبر ۵۱ - جلد ۱۰

لودیانہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

چین اور فرانس میں ٹانکین کی بابت بہت جلد جنگ ہونے والا ہے۔ امام مہدی مصنوعی کے ماتحت ڈیڑھ لاکھ آدمی ہو گئے ہیں اور سوڈان کے گرد نواح میں فتور مچا رہا ہے۔ **عربی** پاشا نے اپنی نسبت اخیر حکم سنکر بیان کیا ہے کہ جو جنگی کارروائی مینے کری ہے وہ سلطان روم اور خدیو مصر کے حکم سے تھی۔ **فیروزپور** سے رائے ونڈ تک بہت عجلت کے ساتھ ریل تیار ہو رہی ہے۔ **مصر** میں انگریزی فوج امن قایم رکھنے کے واسطے ایک سال اَور رہیگی۔ **پنجاب** میں اسوقت ۲ ہزار ۶ سو ۵۰ ایکڑ زمین میں چاء کی کاشت ہوتی ہے۔ **ہندوستان** سے سال گذشتہ میں دو کروڑ من گندم لنڈن کو روانہ ہوئی۔ **میجر** ویس صاحب کمشنر بندوبست و زراعت پنجاب کو حکم ہوا ہے کہ وہ کانپور میں جا کر اُن اوزاروں سے واقفیت حاصل کریں جنسے وہاں کام لیا جاتا ہے۔ **اخبار** سٹیٹمین لکھتا ہے کہ تمام اسلامی سلطنتیں یعنے روم و مصر و ایران و افغانستان وغیرہ پر سلاطین یورپ کا قبضہ عنقریب ہوا چاہتا ہے۔ **راجہ** صاحب الور نے رپن اسپتال شملہ کے واسطے ایک ہزار روپیہ بطور چندہ کے دیا ہے۔ **بنگلور** میں جو شفقی جنگ فروری سنہ ۱۸۸۳ء میں ہوگا اُسکے مصارف کے واسطے سرکار نے ایک لاکھ روپیہ منظور فرمایا ہے۔ **امیر** کابل نے حاکم کونار کو اسلئے خارج کر دیا کہ وہ خفیہ طور سے انگریزوں کا معاون و مددگار تھا۔ یکم جنوری سنہ ۱۸۸۳ء سے ایک ماہ کے واسطے نہر جمن بند رہیگی۔ **بوشہر** کے اہل اسلام ایوب خاں کے واسطے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ **بنگال** احاطہ کے ضلع کھمرہ میں شیروں کی اسقدر کثرت ہوگئی ہے کہ زمیندار لوگ کو کھیتی کرنی مشکل ہے۔ **پنجاب** کے سرکاری اور امدادی مدارس کے ۲۹۴ طلباء کو امسال سرکاری نوکریاں دی گئی ہیں۔ **کلکتہ** یونیورسٹی کے امتحان میں جو یکم دسمبر کو ختم ہوا ہے امیدواروں کی تعداد چار ہزار سات سو ۶۵ تھی۔ **چیف** کورٹ پنجاب کا مقدمات فوجداری کے انفصال کے لئے ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۸۳ء سے اجلاس شروع ہوگا اور متنازعہ فیہ مقدمات کے لئے برابر اجلاس ہوتا رہیگا۔ **وکالت** کے امتحان میں ۶۵ اور مختاری کے امتحان میں ۹۵ امیدوار پنجاب کے واسطے شامل تھے۔ **تمام** برطانیہ اعظم میں سخت سردی ہے اور انگلستان اور سکاٹلنڈ میں شدید برفباری ہو رہی ہے۔ **روسی** گورنمنٹ کو اسلئے احتیاط لازم آئی ہے کہ امور میں چینی فوج بکثرت جمع ہوئی ہے۔ **شاہ** ایران کو اس بات سے نہایت ہی خوف ہو رہا ہے کہ روسی بیڑہ جہاز کاسپین سے منتقل ہو کر ایران کی طرف آ رہا ہے۔ **پنجاب** کی قدیمی عمارات کی مرمت کیواسطے ۸۰ ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ **جنگلات** چوب کا ذخیرہ بجائے پھلور کے رڈیں رہا کریگا۔ **خزانہ** مدراس میں ۲ ہزار روپیہ کا غبن ظاہر ہوا ہے۔ **کراچی** اور امرتسر میں برقی روشنی کے اجراء کا انتظام ہو رہا ہے۔ **سالگذشتہ** کے اندر پنجاب میں ۱۶½ ہزار من نیل پیدا ہوا تھا۔ **ملتان** کا جیل خانہ وسعت کے ساتھ بہت جلد تیار ہونا شروع ہوگا۔ **امریکہ** کے پریزیڈنٹ صاحب نے سوائے شراب کے اور سب تجارت پر ٹیکس معاف کر دیا ہے۔ **یکم** جنوری سنہ ۱۸۸۳ء سے ریواڑی فیروزپور حصار ریلوے جاری ہو جاویگی۔ **امیر** کابل نے اپنی نو ہزار فوج کو حکم دیا ہے کہ فوراً بدخشان کیطرف روانہ ہو جاوے۔ **جلال** آباد کے حاکم کو امیر کابل نے تاکیدی حکم لکھا ہے کہ تم بہت جلد ایک ہزار آدمی فوج میں سے چن کر جو نہایت بہادر ہوں کابل میں بھیجدو۔ **لارڈ** رپن صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے بعد لارڈ ڈفرن صاحب سفیر متعینہ روم ہندوستان کے گورنر جنرل مقرر ہوں گے۔ **افغانستان** کی خبروں سے معلوم ہوا کہ کابل کے اضلاع کے تقریباً پچاس ہزار افغان روس کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں۔ **نجاتی** فوج کا لشکر ۱۰ دسمبر کو لکھنؤ میں داخل ہوا ہے۔

نور افشاں

کابل کا سفیر

——عبدالرحمان خان کا سفیر آیا اور حضور ویسرائے کے پاس پہونچا۔ اُسکے داخلہ سے لوگوں کا خیال معاملات افغانستان پر رجوع ہوگا۔ ابتک تو ہمیشہ نظر وہاں کی حالت سنبھلی نہیں اگر ایسا ہی انتظام ہو جیسا کہ ایک انگریزی ممبر نے مصریوں کی نسبت کہا کہ اُنکو اپنی ہنڈیا پکانے کے لئے چھوڑ دیں تو ویسا ہی کابل سے بھی کر سکتے ہیں لیکن اُسکے مرتبہ کابل میں روسیوں کے کھانیکے لئے ہنڈیا پکیگی وہ ہمارے لئے خوش ذائقہ نہیں ہے نہ ہم اُسکو دیکھہ سکینگے کہ وہ سرحد کے اُدھر تیار ہو۔ ہم مخفی معاملات سے واقف نہیں جو امیر کی مشورت گاہ میں ہوتے ہیں۔ ہاں اتنا جانتے ہیں کہ حال میں کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی جو شیل راستباز صادق دوست انگلش گورنمنٹ کے ہو۔ معاملات کی وہ صورت پھر ہونے لگی جو شیر علیخان کے آخری عہد میں تھی۔ یہہ غیر ممکن نہیں جو ہمکو مصری معاملات میں علانیہ کامیابی ہوتی تو امیر کی حکمت عملی برٹش تعلقات کے اور بھی خلاف ہو جاتی یہہ تو محض خیالی امر ہے اسمیں شک نہیں کہ خبر فتح تل الکبیر سے بعض روسا ہند پر کامل اثر پڑا اور اس سے خاص مطلب ہمارا وسط ہند کی نسبت ہے۔ قابل یقین یہہ امر ہے کہ جنگ کے نتیجہ کو عبدالرحمان خان ایسے رئیس بڑے غور سے دیکھتے۔ ممکن ہے کہ امیر کابل کی طبیعت ضرور بہت کچھ سنبھلی ہوگی۔ چونکہ خاص سفیر نذریں اور خط لیکر ویسرائے کی خدمت میں حاضر ہوا اس سے بہتری کی اُمید کی گئی۔ اب گفتگو یہہ ہے کہ اسکی آمد کا کوئی موقع حاصل کیا جائے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند اس سے بہت خوش ہوگی جو امیر کچھ سمجھوتہ ہو جائے +

امید ہے کہ لبرل جلسہ وزرا ابھی امیر سے عنقریب اُسی حکمت کا برتاو کرنے والا ہے جیسا کہ گلنسٹون جلسہ نے برتا تھا قطعی عہدنامہ کا تجویز ہونا غیر ممکن نہیں ہے۔ شاید یہہ وقت اس ضروری مسئلہ کے لئے عمدہ ہے گو کسیقدر معتبر شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبدالرحمان خان نے ایک درجہ اپنے تئیں روس کے ہاتھ میں ڈال دیا ہے لیکن ممکن ہے کہ وہ بالکل تیار ہونگے اور وہ طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہونگے کہ ایسے پھندے سے چھوٹیں جسکی بہت بڑی قیمت اُنکے سابق رئیس کو دینا پڑتی تھی +

مصنوعی امام مہدی اور گورنمنٹ مصر

——سوڈان میں جو مصنوعی امام مہدی یا پیغمبر کی جو شورش اور تعدی سنی گئی ہے وہ گورنمنٹ مصر کے غیر قابل اطمینان حالت کے لئے نہایت ہی ناموزون ہے۔ گو پہلی خبر و نمیں بیان ہوا تھا کہ مصنوعی پیغمبر نے ایک بڑی خونریزی کے بعد سوڈان پر قبضہ کر لیا اور اب خرطوم پر یورش کریگا مگر حال میں جو خبریں آئی ہیں اُنسے اُسکی کسیقدر تکذیب ہو گئی۔ انگریزی حکام رپوٹ کرتے ہیں کہ خرطوم محفوظ ہے اور اُسکے گرد نواح میں امن و عافیت ہے غرضکہ خرطوم پر ہنوز مصنوعی امام مہدی کا قبضہ نہیں ہوا +

عبدالقادر گورنر خرطوم نے بہت بڑی کوشش کی ہے کہ یہہ فساد رفع کر دیا جاوے وہاں کے علما سے بھی اس امر کی تصدیق ہوئی کہ وہ اصل مہدی نہیں ہے کیونکہ اُسکی علامتیں خلاف پیشین گوئی ہیں +

خبر ہے کہ مہدی مصنوعی کے پاس ڈیڑھ لاکھ آدمی کی فوج ہے اور وہ اپنے مذہب کی ترویج میں ہمہ تن ساعی ہے جو لوگ اُسپر اعتقاد لاتے ہیں اُنسے یہہ کلمہ پڑھوایا جاتا ہے کہ لا الہ الا اللہ مہدی رسول اللہ۔ بظاہر اُسکی حرکات تو عرابی سے بھی زیادہ غضبناک ہیں اسکی اور اُسکی حالتیں برابر ہیں۔ اگرچہ تعداد فوج کی نسبت تو بہت کچھ اختلاف بیانی ہوئی ہے تاہم یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُسکی پیش قدمی کا روکنا چنداں دشوار نہیں ہے اور جب تک اس مفسدہ کی آگ فرو نہ ہوتی مصر کی انتظامی حالت کسی طرح قابل اطمینان نہیں۔ پس بہتر ہوگا کہ اس مصنوعی امام مہدی کی تادیب کے لئے جلد تر کوئی معقول مدبر کیجا وے اور نہایت قرین قیاس ہے کہ جب تک انگریزی گورنمنٹ اس معاملہ میں دست اندازی نہ کریگی موجودہ پیچیدگی کے دور ہونے میں بہت سی دقتیں لاحق ہونگی +

سالوشن آرمی یعنے نجاتی فوج

——صاحب اخبار کوہ نور لاہور اپنے پرچہ مطبوعہ ۱۲ دسمبر ۸۳ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ سالوشن آرمی یا نجاتی سپاہ کے ممبر ۱۳ تاریخ کی شام کو مشن سکول لاہور میں آئے چونکہ اُس پرچہ میں اُنکی کل کیفیت لکھنے کیواسطے جگہہ نہ تھی اسواسطے اب درج کیجاتی ہے۔ یہہ لوگ تعداد میں پانچ کس ہیں اور بیرڈ صاحب سوداگر کی کوٹھی میں مقیم ہیں۔ شہر کے اندر جاکر اُنہوں نے اپنا باجا اور نرم بجائے مگر جب شاہ عالمی دروازہ کے متصل پہونچے تو اپنے تمام راگ و رنگ باہر چھوڑ آئے اور چپ چاپ پنجابی لباس کے ساتھ مشن سکول میں چلے آئے۔ اُنکے آنے سے پیشتر بہت سے لوگ تماشہ دیکھنے کیواسطے سکول میں آئے ہوئے تھے مگر چونکہ وقت کا کوئی انتظام نہ تھا اسواسطے عام طور پر کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ ان لوگوں میں ایک تکمر صاحب سابق اسسٹنٹ کمشنر پنجاب معہ میم صاحبہ کے دونوں جوان لڑکے اور ایک اور صاحب تھا۔ اُنہوں نے سکول میں داخل ہو کر اوّل میزوں اور بنچوں کے لگانیکا انتظام کیا اور پھر جب تمام حاضرین حسب گنجائش بیٹھہ گئے اور کسیقدر شور و غل کم ہوا تو اُنہوں نے اپنا باجا بجایا اور ہندوستانی



زبان میں گیت گائے - پھر ٹکر صاحب استادہ ہوئے اور بیان کیا کہ میں ایک معقول عرصہ تک پنجاب میں اسسٹنٹ کمشنر رہا ہوں اور اسوقت اس ملک کے باشندے میری رعایا تھے - مجکو تمام دنیاوی آرام اور لذتیں حاصل تھیں اور بطور حاکم ہونیکے میں اپنی ہر ایک خواہش کو پورا کر سکتا تھا مگر چونکہ ابدی خوشی دنیاوی کاروبار میں حاصل نہیں ہوسکتی اور روحانی زندگی مذہب عیسوی کی تقلید کے بغیر ناممکن ہے اسواسطے میں نے مناسب سمجھا کہ ایک ہی حالت میں دونوں کاموں میں شاغل رہنا اُنکے ناممکل رہنے کا باعث ہوگا - مینے دنیاوی تعلق سے آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنے عہدہ کو چھوڑ دیا اور اب میں آپ لوگوں کے پاس کوئی حاکم بنکر نہیں آیا بلکہ اپکا ایک خادم اور غلام بنکر آیا ہوں + اسکے بعد اُنہوں نے بیان کیا کہ تقریباً ستره سال کا عرصہ ہوا کہ اہل لنڈن کی عیش و عشرت بدکاری اور بدکرداری کو دیکھکر ایک صاحب نے اپنے دل میں نہایت رنج کیا اور ارادہ کیا کہ انکو ایسی حرکات سے باز رکھنا چاہئے - اُسنے حلف لیا کہ میں نجات حاصل کرنیکیواسطے اپنی جان اور مال کو فدا کرونگا اور ان لوگوں کو ہدایت کرونگا کہ ایسے ناشایستہ حرکات کو چھوڑ دیں - چنانچہ اُسنے انکی ایسی خیرخواہی پر ایک بڑا پیر و لکچر دیا اور اسطرح کوشش کرکے بہت سے فوجی اعلیٰ عہدیداروں لفٹنٹ اور کرنیلوں کو اپنے ساتھ شامل کر لیا - اُس صاحب کی تقریروں نے سامعین پر ایسا اثر کیا کہ اُنہوں نے اپنے اصلی عہدوں کو چھوڑکر اسکی تقلید اختیار کی - اور جب رفتہ رفتہ بہت سے فوجی عہدیدار اس منشا سے کہ وہ نجات حاصل کرنیکیواسطے دنیاوی علاقوں کو ترک کرتے ہیں اُن کے ساتھ مل گئے تو اُنہوں نے خود کو نجاتی سپاہ یا سالویشن آرمی سے نامزد کیا - انہیں دنوں میں میرا دل بھی اُس صاحب کے لکچر سے موثر ہوا تھا اور اُنہیں کے ساتھ شامل ہوگیا میں اس عرصہ میں ہندوستانکو آگیا تھا اور اُسنے مجکو اس سپاہ کی نجات کے فوایدسے بذریعہ چٹھیات کے آگاہ کیا اور لکھا کہ اگر تم شامل ہونا چاہو تو چلاؤ اُسنے مجکو ایک ہزار روپیہ خرچ کیواسطے بھیجا اور اسکی صرف سے میں لنڈن کو واپس چلا گیا اور فوج مذکور میں شامل ہوگیا - اب جسوقت کہ مینے لنڈن کو چھوڑا تھا تو اس فوج کی ساڑھے تین سو رجمنٹ موجود تھی اور اُنمیں آٹھ سو افسر تھے اور جب میں بمبئی اور کلکتہ میں پہونچا تو مجکو معلوم ہوا کہ رجمنٹوں کی تعداد چار سو کے قریب ہوگئی ہے +

اس تقریر کے بعد ٹکر صاحب بیٹھ گئے اور سب ممبران نے شامل ہوکر باجا بجایا اور گیت گائے - پھر ٹکر صاحب کی میم صاحبہ کھڑی ہوئیں - یہہ بھی پنجابی لباس میں تھی اور اُنہوں نے بیان کیا کہ جو مختصر حال میرے خاوند مسٹر ٹکر صاحب نے اپنی زندگی کا بیان کیا ہے تقریباً میرا بھی ایسا ہی حال رہا ہے میرے اور اُسکے مذہبی خیالات ہمیشہ یکساں رہے ہیں - چونکہ میں پنجاب میں بہت عرصہ تک رہی تھی اور مینے دیکھا کہ پنجاب کے اکثر لوگ مذہب کے شایق ہیں اور وہ ایسے عیش و عشرت پسند نہیں جیسے کہ اہل لنڈن ہیں اسواسطے میں نے ارادہ کیا کہ یہاں کی مستورات کو اُنہیں کا لباس پہنکر مذہب عیسوی کی طرف راغب کروں اور اُنہی کی روٹی پکاکر اپنا پیٹ بھی بھر لیا کروں - اسی خیال سے میں اور میرا خاوند ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے ہیں - اور مذہبی روشنی دل و دماغ میں سمائی ہے چاہتی ہوں کہ اُس سے اوروں کے دل و دماغ کو بھی منور کروں - اگر کسی اندھے کو راستہ نہ بتایا جاوے تو ضرور کنوے میں گر جاویگا - میں ایکے شاہ عالمی دروازہ سے آرہی تھی مجکو ناگہاں ایک خطرہ کا مقام نظر پڑا اور میں اُسکو دیکھکر اُس سے بچ گئی - اسیطرح جو لوگ کہ مذہب عیسوی سے ناواقف ہیں اگر اُنکو واقف کیا جاوے تو وہ اسکے مقلد ہوسکتے ہیں اور اُسکی روشنی سے اپنے دل و دماغ کو روشن کرسکتے ہیں + اس تقریر کے بعد میم صاحبہ بیٹھ گئیں اور دیر تک گیت گاتے اور باجا بجاتے رہے - پھر مسٹر ٹکر صاحب نے کہا کہ جب میں لنڈن سے چلا تھا تو بعض صاحبان نے مجھے کہا تھا کہ اخراجات کیواسطے روپیہ کا بندوبست کر لینا چاہئے مگر چونکہ ہندوستان تک پہونچنے کیواسطے میرے پاس خرچ موجود تھا اسواسطے مینے اُن کے کہنے پر اچھی طرح غور نہ کیا مگر میں اب معلوم کرتا ہوں کہ مجھے خرچ کی ضرورت ہے اور اس خیال سے مینے ارادہ کیا تھا کہ اس مقام کے داخلہ کیواسطے ایک روپیہ - چار آنہ - اور ایک آنہ فیس مقرر کروں مگر عام دستور کے مطابق باقاعدہ جبراً وصول کرنا مینے مناسب نہ سمجھا - اب میں نہایت ادب سے آپسے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے فقیر اور غریب سمجھکر پیسہ دو پیسہ جسقدر توفیق ہو عنایت فرماویں اور اُس سے مجکو یہہ بھی تجربہ ہوجائیگا کہ ہندوستان کے لوگ کسقدر مخیر ہیں - اسکے بعد پھر باجا بجایا گیا اور گیت گائے گئے اور جلسہ برخاست کیا گیا +

فوج نجات کی آمد اور انکی ولادیر تقریر کا اثر جو باشندگان لاہور اور امرتسر کے دونیر ہوا ہم ناظرین اخبار نور افشاں کی توجہ کو اپنے ایک معزز کاریسپانڈنٹ صاحب کے مراسلہ پر جو ضمیمہ مراسلات میں بعنوان فوج نجات درج ہے مایل کرتے ہیں +

جدید نوٹ محکمۂ ڈاک ہند

ہم ذیل میں ڈاکخانہ ہند کے جدید نوٹوں کی بابت جو یکم جنوری سنہ ۱۸۸۷ء سے جاری ہونگے چند ہدایات درج کرتے ہیں - اُنکے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ ایسے کم قیمت نوٹوں کے خرچ کرنے میں کسقدر تکالیف ہونگی - اول تو اُنکے نمبر اپنے پاس رکھنے ہونگے - دوئم روپیہ حاصل کرنیکے وقت نوٹ پر اپنا نام وغیرہ لکھنا ہوگا - تین ماہ کی میعاد گذرنے پر نوٹ کا روپیہ اگر وصول نہوچکا تو تلف ہوجاویگا - جیسے باتیں انتظامی ہیں - گو ایسی مشکل ہیں کہ عام لوگ اُنسے فایدہ اُٹھانے میں بہت تامل کرینگے - سب سے زیادہ خرابی کی بات یہہ ہے کہ اگر نوٹ کٹا پھٹا یا بگڑا ہوا ہوگا تو اُسکا روپیہ نہیں ملیگا -

اس صورت میں ہمارا خیال ہے کہ ایسے نوٹوں کے اجرا سے گورنمنٹ کو کچھ فایدہ نہوگا کیونکہ جسقدر تقید لگائے گئے ہیں وہ ان نوٹوں کی ترویج کے سخت مزاحم ہیں۔ اگر انکا چلن بھی اُسیطرح عمل میں آیا کہ جسطرح معمولی کرنسی نوٹ چلائے جاتے ہیں تو غالباً لوگوں کو اپنے پاس روپیہ رکھنے کی نسبت نوٹوں کے رکھنے میں زیادہ سہولیت ہوتی اور اُس سے ڈاکخانوں کی آمدنی کو بہت ترقی ہوتی۔ حالیا یکم جنوری ۱۸۸۳ء سے ڈاکخانہ کے نوٹ مقررہ قیمت کے جاری ہونگے۔ اور ہیڈ آفس یعنے صدر ڈاکخانہ سے ہمیشہ ملینگے اور سب بڑے آفسوں یعنے ماتحت ڈاکخانوں سے بھی اکثر ملا کرینگے۔ اور انکا روپیہ صرف ہندوستان کے ڈاکخانوں سے ملیگا۔ ۲۔ جس قیمت کے نوٹ جاری ہونگے اور جتنی کمیشن ہر ایک پر لگیگی انکی تفصیل یہہ ہے +

ڈاکخانہ کے نوٹ تین قسم کے ہیں	قیمتی عہ کمیشن ۱ سادہ چھپا ہوا
	قیمتی عصہ کمیشن ۲ پائی سُرخ چھپا ہوا
	قیمتی ۵ر کمیشن ۳ پائی نیلا چھپا ہوا

۳۔ جو شخص ڈاکخانہ کا نوٹ لیوے اُسکو چاہیے کہ اُس نوٹ کو اپنے پاس سے علیحدہ کرنیکے پہلے اُسی میں نام اور پتہ اُس شخص کا جسکو نوٹ کا روپیہ دلوانا منظور ہو ضرور لکھدیوے اور جسکا نام اُس میں لکھا گیا ہو اُس شخص کو چاہیے کہ جس ڈاکخانہ سے روپیہ لینا منظور ہو اسکا نام خواہ وہ ڈاکخانہ صدر ہو یا ماتحت ہو نوٹ کی پشت پر لکھکر رسید کی جگہہ اپنے دستخط کر دیوے تب نوٹ کا روپیہ اُس ڈاکخانہ سے ملیگا اگر ڈاکخانہ ماتحت کا نام لکھا جاوے تو وہ ڈاکخانہ اپنے صدر ڈاکخانہ سے روپیہ منگا کر دیگا +

۴۔ ہر خریدار نوٹ ڈاکخانہ کو لازم ہے کہ نوٹ کا نمبر اور تاریخ اور نام ڈاکخانہ جہانسے وہ خریدا ہے اپنے پاس لکھ رکھے تاکہ اگر نوٹ کھو جاوے تو اسکی تحقیقات آسانی سے ہوگی +

۵۔ جب ایک دفعہ نوٹ ڈاکخانہ کا روپیہ کیسی شخص کو دیا جاویگا تو پھر سرکار پر کچھ دعوٰی نہیں رہیگا +

۶۔ اگر ڈاکخانہ کا نوٹ چھپا ہوا یا بدلا ہوا یا کٹا ہوا یا پھٹا یا بگڑا ہوا پیش کیا جاوے گا تو اُسکی قیمت نہ دیجاویگی +

۷۔ جس مہینے میں کہ نوٹ ڈاکخانہ جاری ہوا ہے اُسکی آخیر تاریخ سے تین مہینے گذر جانے پر اُسکی میعاد بھی جاتی رہتی ہے لیکن دوبارہ کمیشن داخل کرنے سے اُسکی میعاد تین مہینے کی اور بڑھ جاتی ہے مگر ان تین مہینے کے گذر جانے پر وہ ضبط سرکار ہو جاتے ہیں +

مراسلات

فوج نجات

بمبئی کے باشندوں اور وہاں کے حکام کی سخت دلی اور لاہور کے رہنے والوں اور وہاں کے افسروں کی نرم دلی انسانوں کو بہت عمدہ سبق دیتی ہے۔ بمبئی کے ساکنان باوجودیکہ تعلیم میں یورپ کے بچے کہلاتے ہیں اس معاملہ میں بڑی غلطی میں رہے اور لاہور کے باشندے کمی تعلیم پر بھی سب کچھ سمجھ گئے۔ فوج نجات سے جو درحقیقت ایک مسکین فقیروں کی جماعت ہے بمبئی والوں نے ناحق اور بے موجب شور مچا دیا اور لاہور والوں نے اُس جماعت کی اس وجہ کی معززانہ اور برادرانہ آؤبھگت کی کہ جس سے زیادہ ناممکن ہے فوج نجات نے لاہور والوں کو اپنی صداقتوں سے تسلی کر دی تھی کہ اگر وہ زیادہ روز تک یہاں رہتے تو عام لوگ اُن سے بہت ہی خوش ہوتے۔ وہ دلی افسوس کرتے ہیں کہ وہ جلد یہاں سے کلکتہ کی طرف چلے گئے وہ درخواستیں کرتے ہیں کہ فوج نجات والے یہاں بہت دنوں تک رہیں اسکا یہہ سبب نہیں کہ اُس فوج کا میجر مسٹر ٹکر اور انکی مقدسہ مسز ٹکر اُنسے بھلا تعارف رکھتے تھے۔ اور نہ یہہ سبب ہے کہ میجر ٹکر صرف خدا کے جلال ظاہر کرنے کے لئے سوا اپنی بیوی صاحبہ کے سب سے فقیر ہو گئے۔ بلکہ اُن کی سچی باتوں پر تمام سامعین گویا فدا ہو گئے +

جب میجر ٹکر اور اُنکی بیوی صاحبہ امرتسر ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو بہت سے نیک دل ہندو صاحبان اور صاف باطن اہل اسلام اور کچھ عیسائی اُنکے دیکھنے کو حاضر تھے۔ چونکہ جناب موصوف یہاں بہت دنوں تک ضلع کے افسر رہ چکے ہیں جس سبب سے انہوں نے سب کو پہچان لیا اور ہر ایک سے حیرت انگیز اور پرتاثیر باتیں کیں اور جب حاضرین نے کہا کہ آپ یہاں بھی اُترئے تو انہوں نے وعدہ کیا کہ چند روز بعد ہم یہاں بھی آئینگے اور رہیں گے رخصت کے وقت اُن غیر قوم لوگوں نے اپنی پاک باطنی کی وجہہ سے اُنکو رو رو کر وداع کیا۔ دونوں میاں بی بی اپنی نصیحتوں سے لوگوں کے دلوں کو گھایل کرتے جاتے تھے اور اُن کی تقریروں کے جواب میں اقرار اور صدقنا کے سوائے کوئی اور حرف زبان پر نہ لاتے تھے۔ یہہ حاضرین تعلیم یافتہ اور جنٹلمین تھے انمیں ایک بھی ناتعلیم یافتہ اور عام آدمی نتھا +

ڈیر ایڈیٹر!! میں انکا زیادہ حال کبھی پھر لکھوں گا اب اِس مختصر بات پر ختم کرتا ہوں کہ میجر ٹکر اور مسز ٹکر اور اُن کے ہمراہیوں کا ایسی فقیرانہ لباس حاضرین کو رلا رلا دیتا تھا۔ اور اُسپر اُنکی دلپذیر باتیں اور بھی جی چھڑ اچھڑ دیتی تھیں میری یہہ صلاح ہے کہ اگر فوج نجات کا مقدس دستہ ہند بھر کے دورہ کے بعد اس صوبہ میں رہے تو یہاں کے باشندوں کو اُن سے بہت سے لازوالی فایدے پہونچیں گے۔ اور انکے فقیر ہونیکا اصل مطلب بھی اُسی وقت پورا ہوگا۔ جناب باری تعالیٰ میجر ٹکر اور مسز ٹکر کو تندرستی اور اور برکت عنایت کرے آمین +

راقم صمیم

نیکی اور بدی کا مختصر ذکر

اور اُسکی شناخت کا بیان

بلحاظ امور قیاسی اور بہ نظر تجربہ نیکی اور بدی کی دو قسمیں ہیں کہ

جسکا مختصر بیان ذیل میں کیا جاتا ہی۔ قسم اوّل نیکی جو نفس الامر میں نیکی ہی کہ جسکی صورت ظاہری واندرونی دونو نیک و احسن سمجھی جاتی ہیں بلحاظ اُس امر کے اِس نیکی کو عام و جامع نیکی کہا چاہئے کہ جسکی دونو صورتیں نیک ہیں۔ قسم دویم وہ نیکی ہی کہ جو نفس الامر میں نیکی نہیں ہی مگر کسی گروہ یا فرقہ کے نزدیک نیکی سمجھی جاتی ہی خواہ یہہ نیکی قسم اوّل کی ظاہری صورت ہو یا اُسکے مخالف ثابت ہو *

علی ہذالقیاس بدی کی بھی دو قسمیں ہیں قسم اوّل وہ بدی ہی کہ جو نفس الامر میں بدی ہی اور اُسکے ظاہری واندرونی کوائف بھی ہیں کہ جسکی خواص عموماً مذموم و قبیح شمار کی گئی ہیں قسم دویم وہ بدی ہی کہ جو نفس امر میں بد تو نہیں ہی مگر کسی اُمت اور گروہ کے نزدیک کسی خاص وجہہ سے بدی سمجھی جاتی ہی مگر اُسکی خواص اور آثار مذموم و قبیح نہیں ہیں۔ تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہی کہ لفظ نیک اور بد ایسی سادگی سے مستعمل اور عام مروج ہیں کہ جنکے عام معنے عموماً روشن و ظاہر ہیں لیکن فی الواقع اُنکا اصلی مفہوم اور واقعی حقیقت اور ماہیت دریافت کرنا اور اِن دونوں میں فرق کرکے نیکی سے اُلفت اور بدی سے نفرت کرنا نہایت مشکل امر ہی مگر غیر ممکن نہیں ہی اِس میں کچھ شک نہیں ہی کہ حُب نیکی اور نفرت بدی ہر ذی عقل میں پائی جاتی ہی گرچہ بعض نیکی واقعی میں نہیں ہی یا بدی نفس الامر میں نہیں ہی چنانچہ جب ہم کسی شخص کو جو واقعی میں بد ہی لفظ نیک سے نسبت دیتے ہیں یا بلاتے ہیں تو وہ ہمارا بہت مشکور ہوتا ہی یا اگر واقعی میں نیک ہی مگر ہم اُسکو بدی سے منسوب کریں تو وہ مغموم ہو کر ہمارا مخالف بن جاتا ہی پس اِس تجربہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ حُب نیکی اور نفرت بدی عام مروج ہی کہ جسکی خواہش اور نفرت عموماً پائی جاتی ہی اور یہہ بھی واضح ہی کہ نیکی و بدی باہم مخالف ہیں چونکہ رواج ملکی اور دستورات قومی اور قانون مذہبی کے خلاف عمل کرنا بھی مذموم اور قبیح سمجھا گیا لہذا اِس بدی کو نفس الامر میں بد نہیں کہہ سکتے ہیں خواہ چند اجزا اُس اصلی بدی کی اُسمیں کیوں نہ پائی جاویں

کیونکہ رواج ملکی اور دستورات قومی اور قواعد مذہبی ہر ایک قوم اور گروہ کے نہ صرف جُدے جُدے ہیں بلکہ ایک دوسرے کی مخالف بھی ہیں بالاتفاق اُنکو نیک و بد تسلیم کر لینا نہایت دشوار امر ہی اور اُس سے یہہ نتیجہ نکالنا کہ آیا وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہی یا بد ہی خلاصہ تعریف نیکی اور بدی یہہ ہی کہ واقعی نیکی یہہ ہی کہ جو خداوند کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ ہی یعنی جو فعل یا عمل ہم سے سرزد ہوتا ہی اگر وہ خدا کی مرضی اور ارادہ کے موافق ہوتا ہی اور خدا اُس سے خوش ہوتا ہی تو اُسکی نسبت ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ نفس الامر میں نیک یا اگر خدا کی مرضی و ارادہ کے خلاف ہی تو بد ہی کہ جسکو واقعی بدی کہتے ہیں جب یہہ بات معلوم ہو چکی تو اب یہہ کہنا ضرور ہی کہ نیکی اصلی اور بدی واقعی میں فرق کرنا اور نیکی سے رغبت اور بدی سے نفرت کرنا نہ صرف ضرور ہی بلکہ فرض ہی کیونکہ خوشنودئے خدا جیسا کہ انسان کے حق میں مفید ہی ویسی ہی اُسکی مخالفت مضر و باعث خسارت ہی اب اِن دونوں باتوں میں فرق کرنا اور اُسپر عمل کرنا یعنی بدی کو ترک کرکے نیکی کی پیروی کرنا نہایت کوشش اور ہوشیاری کا کام ہی جسکی تمیز باطنی صاف اور عقل و دانش مثل آئینہ شفاف ہو وہ شخص اِن باتوں میں فرق کر سکتا ہی مگر اُسپر پورا عمل کرنا بدون امداد الٰہی کے غیر ممکن بات ہی کیونکہ تمیز کا بگڑنا اور عقل کا اُلجھنا انسان کی جبلی عادت ہی حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ میں اپنی سرشت ہی سے گناہ آلود ہوا کہ میری ماں نے مجھے گناہ کے ساتھ پیٹ میں لیا شیطان نے شروع میں پہلے تمیز کے چراغ کو گل کیا تب گناہ کا تسلط ہوا جبکہ اُنکی تمیز میں کدورت پیدا ہوئی تو فوراً اُسنے آدم کی تمیز میں فرق ڈالدیا اور اُنسے گناہ سرزد ہوا قائن کی تمیز کو حسد اور کینہ نے پریشان کیا تب اُس سے گناہ قتل واقع ہوا پس تمیز کے بگڑنے اور عقل کے اُلجھنے کے باعث یہہ چند مخالف نتیجے جات ہیں کہ جس سے تمیز بگڑ کر گناہ کی عادی ہو جاتی ہی شہوت غضب طمع

ہوا و ہوس اگر کوئی شخص اِن مخالف باتوں کا مقابلہ کرکے غالب آوے تو وہ اپنی تمیز و عقل کو صحیح و سالم رکھ سکتا ہی پس قیام تمیز و عقل نیکی کی پیروی اور بدی کی نفرت کے لئے نہایت مفید نسخہ ہی اور فساد تمیز بُرائی بدی کی اصل و اصول بنیاد ہی پس قیام تمیز اور عقل کے لئے امداد الٰہی درکار ہی اور فساد تمیز کے روکنے کے واسطے تمیز خداوند خدائی درکار ہی اسمیں کچھ شک نہیں ہی کہ انسان کی تمیز بباعث شہوت اور غضب اور دیگر ممنوعات کے نہایت خراب ہوگئی ہی کہ جس سے نیکی پر عمل اور بدی سے نفرت کرنا تو بجائے خود رہا نیکی اور بدی میں فرق کرنا ہی نہایت دشوار امر ہی جب کہ انسان کی زندگی کا یہہ حال ہی تو خدا کے سامنے سرخروئی حاصل کرنا اور صداقت سے اُسکے روبرو حاضر ہونا کیونکر ممکن ہی افسوس کی بات ہی کہ انسان اپنی عقل و تمیز کے چراغ کو گل کرکے بدی میں ایسا گرفتار ہو گیا ہی کہ اپنے خالق و مالک کی یاد تک بھول گیا اور نیکی کی پیروی دہا چند نیکی عوض اُسکی اصلی ہیئت اور مفہوم سے بھی ناواقف ہو گیا کہ انسان کے اعمال اور افعال پر اگر غور کیا جاوے تو کچھ شک نہیں ہی کہ وہ سزاوار جہنم اور قابل دوزخ ہو چکا۔ پھر اُسپر خدائے رحیم و کریم کی بخشش رحمت و محبت دیکھا چاہئے کہ اُسنے انسان ضعیف البنیان کے حق میں کیا کیا جسکا مختصر طور سے ذکر کیا جاتا ہی کہ اوّل خدا کی رحمت اور نیک ارادہ انسان کے حق میں یہہ ہی کہ خدائے انسان کی تمیز کے روشن کرنے کے لئے الہام بخشا اور کتب آسمانی کو بذریعہ انبیائے و مرسلین بھیجا ہی کہ جس سے خدا کی مرضی اور ارادہ ظاہر ہوتا ہی اور نیکی کا اصلی مفہوم ہاتھ لگتا ہی کہ جس سے ہم اصلی صورت سے نیکی پہچان سکتے ہیں اور اُنمیں عجیب و غریب قسم کی تعلیمات بھری ہیں کہ جسکے پڑھنے اور سُننے سے روحانی اضطرابی اور دلی گھبراہٹ رفع ہو جاتی ہی اور بجائے اُسکے اطمینان دلی اور آرام روحانی حاصل ہوتا ہی دویم انسانی میراث اصلی صورت بگڑتی ہی کہ جو اب بصورت گناہ تبدیل ہو گئی ہی اور پھر اُسکا

والیس ملنا انسانی قدرت اور حکمت سے بعید بات ہے اِس صورت بیگناہی کا ذکر بھی کتب مقدسہ میں ہے خداوند یسوع مسیح نے اُسکے حصول کے لئے نئی پیدایش کو اوّل وسیلہ بیان فرمایا ہے کہ جب تک آدمی سر نو پیدا نہو وے آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا ہے اگرچہ از روے عقل صورت بیگناہی کا حاصل ہونا غیر ممکن امر ہے مگر مقدس انجیل سے صاف ظاہر ہے کہ بیگناہ ہونا اور بیگناہی میں شمار ہونا دو امر ہیں جو شخص گناہ میں پیدا ہوا ہے وہ حقیقت میں بیگناہ نہیں ہے لیکن اگر وہ بیگناہی میں شمار کیا جاوے تو اُسکو بیگناہ کہنا غیر مناسب امر نہیں ہے کیونکہ جس حال میں کہ وہ بیگناہی میں شمار ہو چکا تو خدا کے نزدیک درجہ مقبولیت حاصل ہو گیا یہہ بات بھی کتب مقدسہ خصوصاً مُقدس انجیل سے ثابت ہے کہ صرف ایک ذات ہے کہ جو بیگناہ نفس الامر میں ہے اور اُسکی بیگناہی سے بہت جانیں بیگناہی میں شمار کیجاتی ہیں وہ ذات بیگناہ خداوند یسوع مسیح کی ہے کہ جو اپنے ایمانداروں کو بوسیلہ ایمان بیگناہ ٹھہراتا ہے اُسکی بیگناہی اور اُنکی بیگناہی بوسیلہ اُسکے شمار کئے جانے خدا کے نزدیک مقبولیت کا درجہ رکھتی ہے مثلاً اگر ہم کسی ناقص درخت کی شاخ لیکر کسی اچھے اور اصلی درخت سے پیوند کریں تو ظاہر ہے کہ شاخ مذکور میں درخت اصلی کا اثر نمودار ہو جائیگا اور وہی اصلی میوہ اُس شاخ سے پیدا ہوگا اسیطرح خداوند یسوع مسیح دنیا میں ثابت قدم اور امتحان میں قایم اور فتحمند ہوا تو جو فیض اُسکی بیگناہی سے جاری ہے وہ اُسکے پیروں اور ایمانداروں کو حاصل ہوتا ہے یعنی اُسپر ایمان لانے اور اُسمیں قایم ہونے سے ہم بیگناہ ثابت ہوتے ہیں اور جو راستبازی اُسکے لئے مخصوص ہے وہ ہمیں بھی اُسکی معرفت حاصل ہوتی ہے اُسنے اپنے شاگردوں کو یوحنا کی انجیل میں صاف کہا کہ میں سچے انگور کا درخت ہوں اور تم ڈالیاں تم مجھمیں قایم ہو تو میوہ لاؤ گے اور بغیر میرے تم کچھہ نہیں کر سکتے ہو جسطرح کہ شاخ بے درخت پھل نہیں لا سکتی ہے فقط +

راقم
ایک مسیحی

اخبارات تاربرقی

قاہرہ ۱۲ دسمبر کرنل اسٹورٹ کو انگریزی حکام نے کیفیت سوڈان کی تحقیقات کو بھیجا تھا وہ رپورٹ کرتے ہیں کہ خرطوم محفوظ ہے اور اُسکے حوالی میں خیر و عافیت ہے۔ مصری فوج کا گارڈ ہاردل یہاں داخل ہوا +

لنڈن ۱۳۔ دسمبر۔ جمیکا کی خبر سے معلوم ہوا کہ قصبہ کنگزٹن کا کسیقدر حصہ آگ سے تباہ ہو گیا ہے۔ اور تقریباً ساٹھ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا +

کل حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی خدمت میں جزیرہ مدغاسگر کا سفیر آیا۔ اخبار اسٹنڈرڈ میں وزارت کی جو تبدیلیاں لکھی ہیں اخبار ٹائمس اُنکی تصدیق کرتا ہے +

لنڈن ۱۴۔ دسمبر۔ لارڈ ڈربی صاحب نے کل مانچسٹر میں ایک اسپیچ دی جسمیں اُنھوں نے یہہ ظاہر کیا کہ گورنمنٹ انگریزیا کی یہہ پالیسی نہیں ہے کہ مصر کو ملحق کر لیوے یا اُسپر قبضہ کر لے۔ گریٹ برٹن میں موسم بڑا سخت ہے اور انگلنڈ و سکاٹلنڈ میں برف بڑی کثرت کے ساتھ پڑ رہی ہے مسٹر گلیڈ سٹو نصاحب کی خدمتیں شکریہ کے بہت سے ایڈریس پیش ہوئے ہیں۔ جہاز موسومہ کیمین ٹرونسنڈ کا جو کن ہیڈ میں ٹکر کھا کر بڑا نقصان ہوا +

سوئز۔ ۱۳۔ دسمبر۔ جہاز کاشغر اور خدیو مصر آج صبح کیوقت یہانسے روانہ ہوئے ہیں +

لنڈن۔ ۱۳۔ دسمبر۔ جہاز قومی وینو آج سہ پہر کو یہاں داخل ہوا +

سوئز ۱۴۔ دسمبر۔ جہاز آگرہ جو ممالک غیر کو جاتا ہے آج یہاں سے روانہ ہوا +

بمبئی۔ ۱۳۔ دسمبر۔ اُس قرعہ اندازی میں جو کل ختم ہوئی مسٹر جیمس تھابرن جنکا تعلق چارلیس فوربس کمپنی سے ہے ۱۸۸۳ء کے لئے جیمبر آف کامرس کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے +

لنڈن۔ ۱۴۔ دسمبر۔ فارن آفس کی نسبت سنا ہے کہ شہر طیہ اسٹیشن مقام پر مری کوئلہ لادنے کے لئے مقرر کر گئی اور مشہور ہے کہ سلطان روم نے فرانسیسی گورنمنٹ کو اجازت دی ہے کہ مقام تجورا میں بحری اسٹیشن قایم کرے +

لنڈن۔ ۱۴۔ دسمبر۔ مقام ہمپٹن کورٹ ایوان میں کل آگ لگی مگر صرف پرایوٹ کمروں میں رہی اور اُسکے بعد ٹھنڈی ہو گئی لارڈ ڈربی نے مانچسٹر کی اسپیچ میں کہا کہ مسئلہ اراضیات ایرش میں کوئی جدید قانون جاری کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور ترک وطنی کی غرض سے گورنمنٹ کو اعانت دینا چاہئے نیو گنی کے مقابلہ کی نسبت کہا کہ ہمکو دوستانہ مداخلت کرنا چاہئے اگر فرانسیسی اُس جزیرہ کا ایک حصہ بھی لے لیں تو ہم کو پھر بھی وجہ مداخلت کی نہیں ہے +

برلن۔ ۱۴۔ دسمبر۔ سنا رتیہ جرمن گزٹ نے برٹش گورنمنٹ کے ارادہ کی اطلاع دی کہ تمام شاہوں سے یہہ تجویز پیش کریگی کہ سب ملکر اندرونی نہر سوئز کی حفاظت کریں +

سوئز۔ ۱۴۔ دسمبر۔ جہاز جنسلر میں جو کلکتہ سے لنڈن جاتا ہے راستہ سوئز میں آگ لگی۔ آگ بجھانے اور مرمت کرنیکی غرض سے بحری کارخانہ میں بھیجا گیا +

عدن۔ ۱۴۔ دسمبر۔ جہاز انڈیا جو ولایت کو جاتا ہے آج شام کو یہانسے روانہ ہوا ہے +

لنڈن۔ ۱۵۔ دسمبر۔ سرکاری طور سے اِس امر کی اطلاع دی گئی کہ مسٹر چلڈرز وزیر خزانہ مقرر ہوئے +

کوہ ابو ۱۵۔ دسمبر۔ زلزلہ کی ایک سخت حرکت ۸ بجے شام کو مغرب سے مشرق کو جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔ نقصان کا اندازہ ابھی نہیں ہوا لیکن کھپریلین چھتوں سے اُلٹ گئیں۔ دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور دیواریں شق ہو گئیں گڑ گڑاہٹ کی آواز ہنوز آ رہی ہے۔ جانوں کا نقصان ابھی معلوم نہیں ہوا +

بمبئی۔ ۱۶۔ دسمبر۔ بریگیڈیر جنرل انسلی صاحب ایڈجوٹنٹ جنرل بمبئی افواج اور کرنیل ریوٹ ملٹری سکرٹری حضور



کمانڈر انچیف برٹش انڈیا ۸ دسمبر نیوی کمیشن کے جہاز پر کل کراچی سے یہاں داخل ہوئے +

لنڈن - ۱۶ - دسمبر - عوام میں یہہ افواہ مشہور ہے کہ بائکن پر فرانس کی چڑھائی ملتوی ہوئی - کلون گزٹ کل ایک آرٹیکل میں جرمن گورنمنٹ کو اُن فوجی تیاریوں سے جو روس کر رہا ہے مطلع کرتا ہے - پانچسو خیرخواہان عربی پاشا بوجہہ عدم شہادت رہا کر دئے گئے +

کلکتہ - ۱۶ - دسمبر - مسٹر رابرٹ جنکا تعلق گورنمنٹ بمبئی سے ہے قطع برگیڈ میجر مقرر ہوئے - لفٹنٹ جیمس پانچویں پنجابی پلٹن کو دو برس کی اور لفٹنٹ لی صاحب اوّل ہندوستانی پلٹن کو ایک سال کی رخصت فرلو عطاء ہوئی - میجر پارنٹ جو فوجی اسٹاف میں تھے اپنے عہدہ سے پنشن پاکر علیحدہ ہوگئے +

یہہ اعلان کیا گیا ہے کہ افسران گورنمنٹ کا کمپنیوں کے انتظام میں شریک ہونے کا امتناع اُن افسروں سے نہیں ہو سکتا جو گورنمنٹ انڈیا کی مرضی سے اُن ریلوی کمپنیوں میں نوکری کرتے ہیں جنکے ساتھ خاص رعایت گورنمنٹ سے ہوئی ہے - اسٹر مینڈ ننگ پریس جلا دیا گیا +

کرسمس ڈے

ہمارے پاس منشی حمید الدین صاحب سالک نے مندرجہ ذیل غزلیں مسیح کی آمد کرسمس ڈے کے موقع پر بغرض اندراج اخبار بھیجی تھیں جنکو ہم اِس موقع پر ہدیہ ناظرین نورافشاں کرتے ہیں +

غزل آمدِ خداوند مسیح

من تصنیف حمید الدین سالک سیالکوٹ

(۱) کس لئے آویں نظر یہہ غنچہ خنداں اندنوں
گل شگفتہ دیکھتا ہوں ہر گلستاں اندنوں

(۲) سرو کو دیکھو بجا وے ساز ایسا دلربا
اور بھی گاتی ہیں دل سے عندلیباں اندنوں

(۳) کس لئے گُل اور بلبل ہنس رہے ہیں باغمیں
کچھہ تو ہی باعث جو یوں نرگس ہی حیراں اندنوں

(۴) کبک پھرتے ہیں خراماں دشت میں اور کوہ میں
باغ میں ہیں کسلئے طاؤس رقصاں اندنوں

(۵) جسطرف دیکھوں نظر آوے مجھے سرسبز باغ
کسلئے ایسے مصفا ہیں خیاباں اندنوں

(۶) کیا سبب ہے شیر و بُز کھیلیں بہم ہو ایک جا
دوستی رکھتے ہیں چیتے اور غزالاں اندنوں

(۷) پیشتر جنگل تھے جس جا اب وہاں گلزار ہیں
کسلئے رشک گلستاں ہیں بیاباں اندنوں

(۸) کس سبب عیش و مسرت کا ہے ساماں دہر میں
کسلئے خوش ہو رہے ہیں سارے انساں اندنوں

(۹) کیا خوشی آئی ہے عالم میں جو اتنا شاد میں
دیکھتا ہوں شاد و خرم سارے حیوان اندنوں

(۱۰) کسلئے ہے چین ایسا دہر میں آرام ہے
بھولتی ہے شا جیسے شاہ سلیماں اندنوں

(۱۱) دیکھہ حیرانی میری کہنے لگا اک نیک مرد
تجھہ سا بھی پیارے نہیں ہے کوئی ناداں اندنوں

(۱۲) میں بتاتا ہوں تجھے سُن یاد رکھہ اے بےخبر
جسلئے یہہ ہو رہے ہیں سارے شاداں اندنوں

(۱۳) آج بیت اللحم میں پیدا ہوا ابن خدا
اسلئے عیش و مسرت کے ہیں ساماں اندنوں

(۱۴) جسکا وعدہ آدم و حوّا سے اللہ نے کیا
وہ ہوا موعود عیسیٰ ہے نمایاں اندنوں

(۱۵) ملک فارس سے مجوسی چلدیئے کہتے ہوئے
ہے کہاں پیدا ہوا شاہ یہوداں اندنوں

(۱۶) ہم نے دیکھا ہے ستارہ اُسکا پورب دیس میں
ہے کہاں ہم کو بتا و شاہ شاہاں اندنوں

(۱۷) کلبہ احزان سالک ہو گیا رشک چمن
پھر رہی ہے چارسو باد بہاراں اندنوں

(۱۸) مطلع ثانی کہو سالک مبارکباد میں
تم غزلخوانوں میں ہو اوّل غزلخواں اندنوں

مطلع ثانی

(۱) مہرباں ہم پر ہوا ہے آپ رحماں اندنوں
رحمتِ اللہ کا آیا ہے طوفاں اندنوں -

(۲) ہو مبارکباد تم کو اے گنہگارو سُنو
ہو مجسم آگئے ہیں آپ یزداں اندنوں

(۳) شہر میں داؤد کے پیدا ہوا ابن خدا
یہہ خبر ہم کو سُناتے ہیں وہ چوپاں اندنوں

(۴) وادیٔ تاریک میں بیٹھے جو تھے ہم لوگ سب
نور حق سے ہو گئے ہم خود درخشاں اندنوں

(۵) غفلتِ عصیاں سے سوتے تھے اندھیری غار میں
ہم پہ روشن ہو گیا ہے مہر تاباں اندنوں

(۶) شکر کرتے ہیں خدا کا ہے زباں پر یہہ کلام
کہ خدا نے کر دیا ہے ہم پہ احساں اندنوں

(۷) ہیں مسیحا ہم تیرے شاکر دل و جان سے مدام
ہم گنہگاروں کو تو نے بخشا ایماں اندنوں

(۸) اے مسیحا تو نے بخشے ہیں میرے سارے گناہ
میرے دل سے مدتوں کے نکلے ارماں اندنوں

(۹) اے مسیحا آرزو ہے میرے دل کی یہہ مدام
ہاتھہ ہو میرا پیارے تیرا دامان اندنوں -

(۱۰) تجھہ کو پاکے اے مسیح مشکلکشا مولیٰ میرے
ہو گئیں ہیں مشکلیں سب میری آساں اندنوں

(۱۱) لاکے ایماں حضرت عیسیٰ پہ پاؤ زندگی
کیوں ہوئے ہو صورتِ مردہ بیجاں اندنوں

(۱۳) ہوں سبھی میں پاپی فخر واجب ہی مجھے
رحمت عیسیٰ پہ ہوتا ہوں میں نازاں اندنوں

(۱۴) سب بڑے چھوٹے مسیح کے پاس گر آتے ہیں
سر جھکا ادب سے وہ بخشے عصیاں اندنوں

(۱۵) ای مسیحا دیکھ میری حالت دل خستہ کو
دل ہیرا ہی صورت سنبل پریشاں اندنوں

(۱۵) ای مسیح ناصری بخشو مجھے روح القدس
در پہ تیرے آگیا ہوں اُفتاں خیزاں اندنوں

(۱۶) ای ہمارے دوست ساالک خوش لحن خوش بیاں
اُور بھی کوئی غزل بولو خوش الحاں اندنوں

غزل دیگر

(۱) تجھے مژدہ ہوا ای بلبل بیر گلفام آیا ہی
نیکر دل کا گیا اُندت کا اب آرام آیا ہی

(۲) بہار عدن کھونے سے جو تو بدنام آیا ہی
سو آدم آج عیسیٰ کی طفیل آرام آیا ہی

(۳) جنے گی بسر ای خاتون رکھے گی نام عیسیٰ
خدا کی طرف سے مریم کو یہہ پیغام آیا ہی

(۴) بچاویگا گناہوں سے وہ اپنے خاص بندوں کو۔
اسی باعث یسوع اُسکا عجب یہہ نام آیا ہی۔

(۵) گناہ کی مرض کھونے کو ہو جلدی گنہگارو۔
خدا کی مہر و اُلفت کا لبالب جام آیا ہی۔

(۶) کلام حق میں یوں لکھا کلیسیا کے لیئے مژدہ
خوش ہو صیحون کی بیٹی تیرا وہ شاہ آیا ہی

(۷) ملی پاکیزگی مجکو مسیح کی لطف رحمت سے
خدا کی روح کا ساالک مجھے اِنعام آیا ہی

غزل دیگر بر آمد خداوند عیسیٰ مسیح

(۱) مبارک بلبلو تم کو گل خنداں آیا ہی۔
نہو تم مضطرب خاطر گل رضواں آیا ہی

(۲) مبارک ہو گنہگارو مسیح سلطاں آیا ہی۔
چھوڑانے کو گناہوں سے پسر یزداں آیا ہی

(۳) فرشتے نے گڈریوں سے کہا جا کے یہہ کلمہ
کہو بیت اللحم جا کر شہ شاہاں آیا ہی۔

(۴) عجب حکمت ہی خالق کی مسیح میں دیکھ لو اگر۔
مجسم ہو خدا یارو بشکل انساں آیا ہی

(۵) جہاں کا منجی ہی ربی ہی گنہگاراں۔
مسیح نور ہیتو واہ ہی وہ نور افشاں آیا ہی

(۶) یہہ آواز آسمانی تھی مسیح میرا پیارا ہی۔
سنو اُسکا کلام اب تم میرا جاناں آیا ہی

(۷) خدا ہو کر بشر سے اسقدر اُلفت وہ رکھتا ہی۔
قبر لا زر پہ وہ دیکھو چشم گریاں آیا ہی

(۸) تمہیں مژدہ ہوا ای بھیڑو خدا کی مہربانی سے
فراہم کرنے کو عیسیٰ تمہیں چوپاں آیا ہی

(۹) کھڑا در پر میں تیرے مجھے بخشو میرے عیسیٰ۔
میرے سر پر گناہوں کا بڑا طوفاں آیا ہی

(۱۰) کرو دشمن سے تم اُلفت یہہ تعلیم مسیحا ہی
کلام حق میں یہہ یارو عجب فرماں آیا ہی۔

(۱۱) یہہ دنیا چند روزہ ہی لگا مت دل اری غافل
یہہ انساں بھی تو دنیا میں فقط مہماں آیا ہی

(۱۲) مردیا گر مسیحا نے پچھاڑا بار ہا میں نے
مقابل میں اگر میرے کبھی شیطان آیا ہی۔

(۱۳) لکھا گلدستہ جو سا لک نے لگے تب لوگ یہہ کہنے
اُٹھو چل کر ذرا دیکھیں نیا دیواں آیا ہی۔

لودیانہ

سالگذشتہ میں ہم نے لکھا تھا کہ شہر والوں کے جو احاطہ زرکثیر خرچ ہو کر تیار ہوئے تھے مال گداموں کے مقرر ہونے سے اُنکو بہت نقصان پہونچا ہی۔ ہم نے سُنا ہی کہ مالکان گودام نے برخلاف قانون میونسپل کمیٹی عمل درآمد رکھا یعنے مال گودام کا قاعدہ یہہ ہی کہ جو مال باہر سے آوے اور باہر ہی سربستہ چلا جاوے اُسپر محصول چونگی معاف ہونا چاہئے اور خردہ فروشی نہونے پاوے۔ یہاں اُسکے برعکس خوردہ فروشی تھوک فروشی ہونے لگی اور ایک عرصہ تک ہوتی رہی جس سے چونگی کی آمدنی میں بہت کچھ نقصان ہوا۔ اب جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے صاف اور ناطق حکم فرمایا ہی کہ مال گداموں میں ہرگز تھوک فروشی و خوردہ فروشی نہونے پاوے۔ جس دن سے یہہ حکم ہوا ہی چونگی کی آمدنی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہی۔ اور تمام احاطہ آباد ہوگئے ہیں +

تین سال کا عرصہ ہوا ہی کہ جسوقت گھی ع؎۵ من بکتا اور قند فی روپیہ اڑھائی سیر اور میدہ فی روپیہ دس سیر فروخت ہوتا تھا تو اُسوقت حلوا و کچوریاں فی روپیہ ۴ سیر فروخت تھیں۔ اب بعد ہ من گھی اور ۴ سیر فی روپیہ قند اور ۱۶ سیر میدہ فروخت ہوتا ہی مگر حلوا اور کچوریاں بدستور وہی ۴ سیر ہیں۔ ہر چیز کا نرخ مال کی کمی بیشی پر تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہی مگر حلوائیوں کا نرخ ایک ہی ہی۔ تمام چیزوں کا نرخ تحصیل میں لکھوایا جاتا ہی حلوائیوں کا نرخ درج نہیں ہوتا۔ اگر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر یا ہمارے ممبران میونسپل کمیٹی سطرف توجہ فرماویں تو قاعدہ کے موافق ہر ایک چیز کا نرخ ہفتہ وار مقرر ہوتا رہے +

سنا جاتا ہی کہ امسال ٹیکہ چیچک میں ممبران میونسپل کمیٹی نے بڑی کوشش کی ہی اور تعداد طفلان کی جنکو ٹیکہ لگایا گیا ہی بہ نسبت سالگذشتہ کے زیادہ ہی +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا